Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ یکم رجب ۱۴۱۲ھ، ۸ صلح ۱۳۷۱ ہش، ۸ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۶

کم علم احمدی بھی آگے آئیں

"جتنی ضرورت زیادہ بڑھتی ہے اتنے پیمانوں میں بھی لچک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ میں دعوت الی اللہ کے نظام کو بہت زیادہ سنجیدگی کے ساتھ جاری کیا جائے۔ اور صرف صاحب علم لوگ ہی اس نظام سے منسلک نہ ہوں بلکہ کم علم والے بھی ہر قسم کے احمدی دعوت الی اللہ کے کام میں پوری طاقت کے ساتھ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہو گی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہو گا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۹)

"نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی عرض کو اچھی طرح سُنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سُنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نمازی کا یہی حال ہے خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سُناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلّی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گزرے ہیں۔ ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے۔ وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۹ اور ۱۹۰)

درخواست دعا

مکرم پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد انتڑیوں میں سوزش کی وجہ سے شدید بیمار ہیں انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ربوہ ۳ جنوری۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے پڑھائی اور خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ نومبر ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کے طریق اختیار کرنے کے ضمن میں سابقہ خطبات کے تسلسل میں فرمایا دعوت الی اللہ ایسی دلکش نصیحت کے ذریعے ہونی چاہیئے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے۔ اس کے لئے صبر حکمت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دعا ایسا نسخہ ہے جو ازل سے آج تک جب بھی استعمال ہوا ہمیشہ کارگر رہا ہے۔ اس لئے ہمیں خدا سے یہ دعا کرنی چاہیئے اور یہ امید رکھنی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ایک کروڑ افراد کو احمدی بنا لیں۔ حضور ایدہ اللہ نے دعا کے بعد صبر کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اگر پھل پکنے میں دیر لگتی ہے تو نا امید نہ ہوں اور نہ ہی جدوجہد کو ترک کریں۔ بلکہ دوبارہ اور سہ بارہ اپنا جائزہ لیں اور اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور سمجھیں اور پھر سے نئے عزم کے ساتھ کام میں لگ جائیں۔

خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرانس کے جلسہ سالانہ کے لئے اہل فرانس کے نام کلمات ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ یہاں بھی دعوت الی اللہ کی کمی ہے اس پر توجہ فرمائیں۔

صفات الٰہی پر ایمان لانے سے بدیاں دُور ہو جاتی ہیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"صفات الٰہی پر ایمان لانے کی کوشش کرو۔ انسان اگر خدا کے علیم خبیر اور احکم الحاکمین ہونے پر ہی ایمان لاوے اور یقین جانے کہ میں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ بھی غائب نہیں ہو سکتا تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو۔ غفلت کو چھوڑ دو۔ کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑ ہے۔ ورنہ اگر غفلت اور خدا کے صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر مقتدر اور احکم الحاکمین علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں حالانکہ اپنے معمولی دوستوں۔ آشناؤں حاکموں اور شرفا کے سامنے جن کا نہ علم ایسا اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر۔ ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی اور صفات الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے۔ پس یقین جانو کہ اللہ اور اس کے اسماء اور صفات پر ایمان لانے سے بہت بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔ پھر انسان کی فطرت میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ انسان اپنی ہتک اور بے عزتی سے ڈرتا ہے اور جن باتوں میں اسے اپنی بے عزتی کا اندیشہ ہوتا ہے ان سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ پس غور کرنا چاہیئے کہ دنیا میں اس کا دائرہ بہت تنگ ہے زیادہ سے زیادہ اپنے گھر میں یا محلے میں یا گاؤں یا شہر میں یا اگر بہت ہی مشہور اور بڑا آدمی ہے تو ملک میں بدنام ہو سکتا ہے مگر قیامت کے دن جہاں اوّلین و آخرین خدا

باقی صٰ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ر صلح ۱۳۷۱ ہش — ۸ر جنوری ۱۹۹۲ء

آگے سے آگے بڑھنے کی دُعا

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمّل کرنے کی کوشش کرو۔ پہلی نظر سے تو اس میں ابہام نظر آتا ہے کہ استعداد کا دائرہ ہے کیا لیکن تھوڑا سا بھی غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور کا یہ فرمانا کہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمّل کرو۔ لا انتہا ترقیوں کا پیش خیمہ ہے یہ ایک ایسی راہ پر چلنے والی بات ہے جو چلتی ہی چلی جاتی ہے جس پر منزل کے بعد منزل آتی چلی جاتی ہے اور بالفاظ دیگر جو ترقیات سے ہمکنار کرتی چلی جاتی ہے اور ایسی ترقیات کی طرف رہنمائی کرتی ہے جن کی کوئی انتہا نہیں: چونکہ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اس کی استعداد کا دائرہ کہاں تک ہے۔ اور اسے اس کی تکمیل کرنا ہے اس لئے وہ کوشش کرتا ہی چلا جائے۔ ایک منزل پہ پہنچے گا تو دوسری منزل کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ اور دوسری منزل سے تیسری منزل کی طرف اور اس طرح منزل بہ منزل اس کا سفر جاری رہے گا۔ یعنی ترقی پر ترقی کرتا چلا جائے گا۔

گذشتہ ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو تلقین فرمائی کہ "ہر فرد ہمیشہ یہ دُعا کرتا رہے کہ اے خدا ہم ترقی کے جس مقام پر ہیں اسے آخری مقام نہ بنا۔" حضور کے اس ارشاد کا واضح طور پر مطلب یہ ہے کہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا ہے۔ اور اس کے ساتھ کوشش بھی کرتے رہنا ہے۔ کہ اے خدا۔ ایک منزل پر تو ہم پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں اب اس سے اگلی منزل پر پہنچا۔ اور جب اس سے اگلی منزل پہ پہنچ جائیں تو دعا جاری رکھنی ہے کہ اے خدا اس سے اگلی منزل پر پہنچا۔ یعنی وہی بات۔ کہ استعداد کے دائرے کی تکمیل کے لئے یوں کوشش کی جائے کہ کسی مقام کو آخری مقام نہ سمجھا جائے اور اگر غلطی سے کسی مقام کو آخری مقام سمجھنے بھی لگیں تو دُعا یہی کریں کہ اے خدا تو اپنے فضل سے اس مقام کو آخری نہ بنا۔ ہم آگے جانا چاہتے ہیں تو ہمارا ہاتھ پکڑ اور ہمیں آگے لے جا۔ اور آگے سے آگے لیتا جا۔ یعنی ہم جس مقام پر بھی ہوں اسے آخری مقام نہ بنا۔

یہ دُعا ہماری کم ہمتی کا ازالہ کرے گی اور ہمارے ارادے کو مضبوط کر کے چلتے رہنے کا حوصلہ دے گی۔ یہی بات ہمارے شایانِ شان ہے۔

کونسی منزل کو مَیں منزل کہوں
مجھکو ہر منزل سے کچھ آگے بڑھا
میری استعداد ہے مجھ سے نہاں
مَیں ٹھہر جاؤں تو پھر مجھکو چلا

—— ابوالاقبال

ہُوا فسانۂ ہجراں رقم تو کیا ہوگا
بہایا ہم نے جو خونِ قلم تو کیا ہوگا؟

سِتم زدوں کے لئے روز و شب برابر ہیں
طویل ہو گئی شامِ الم تو کیا ہوگا؟

جمالِ یار کی جنّت ہمیں میسّر ہے
مِلا نہ ہم کو جو باغِ ارم تو کیا ہوگا؟

تمہاری بزم کی رونق ہمارے دم سے ہے
کبھی جو رُوٹھ گئے تم سے ہم تو کیا ہوگا؟

جو ضبطِ رشک کی ٹھہری تو خیر یُونہی سہی
نہ رکھا آنکھوں نے اپنا بھرم تو کیا ہوگا؟

وہ ہو گئے ہیں ستم سے بھی دست کش اب تو
ہمارے حال پہ اُن کا کرم تو کیا ہوگا؟

زمین جن کے تشدّد سے آج لرزاں ہے
پڑا ستاروں پہ اُن کا قدم تو کیا ہوگا؟

رہِ طلب کی ہے منزل بہت کٹھن اے دوست
جو تم چلے بھی قدم دو قدم تو کیا ہوگا؟

یہ سر ہے حضرتِ خورشید کا، مذاق نہیں
بجُز خدا کے کسی در پہ خم تو کیا ہوگا

خورشید احمد باجوہ۔ اوکاڑہ

بقیہ: صدا سے آگے

کے کل انبیاء اولیاء۔ صحابہ اور تابعین اور کل صالح اور متقی۔۔۔ بزرگ باپ دادا اور پردادا وغیرہ اور ماں بہن۔ بیوی بچے غرض کل اقرباء اور پھر خود ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوں۔ تو ذرا اس نظارے کو ہمیشہ آنکھ کے سامنے رکھو اور پھر دیکھو تو سہی کیا گناہ ہونا ممکن ہے۔ جب انسان ذرا سی بے عزتی اور معدودِ چند آدمیوں میں ہتک کے باعث ہونے والے کاموں سے پرہیز کرتا ہے اور ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں میری ہتک نہ ہو جاوے تو پھر جس کو اس نظارے کا ایمان اور یقین ہو جس کا نام یوم الآخرہ ہے تو بھلا اس سے بدی کہاں سرزد ہو سکتی ہے۔ پس یوم الآخرۃ پر ایمان لانا بھی بدیوں سے بچاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

گناہ کہاں سے آتا ہے؟

جب بندہ کی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ نے اس قدر طاقتیں رکھی ہیں تو گناہ کہاں سے آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ گناہ کی ابتدا مندرجہ ذیل امور سے ہوتی ہے۔

۱۔ جہالت یا عدم علم سے یعنی بعض دفعہ انسان طبعی تقاضوں کے پورا کرنے میں قوت فکر سے کام نہیں لیتا اور عارضی خوشی کو مقدم کر لیتا ہے پس عارضی خوشی دائمی راحت سے اُس کی نظر کو ہٹا دیتی ہے اس کے موجبات یہ ہیں۔

جہالت مستقل ہو یا عارضی۔ جہالت مستقل تو ظاہر ہی ہے۔ عارضی جہالت یعنی باوجود علم کے ایک وقت میں جاہل کی طرح ہو جائے۔ اِس کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں۔

۱۔ لالچ۔ اس سے بھی جہالت پیدا ہوتی ہے۔
۲۔ غصہ۔
۳۔ سخت ضرورت۔
۴۔ صحت کی خرابی۔
۵۔ سخت خوف
۶۔ سخت محبت۔ اس سے بھی جہالت پیدا ہوتی ہے۔
۷۔ انتہائی امید۔
۸۔ سخت مایوسی۔
۹۔ ضد۔
۱۰۔ خواہش کی زیادتی۔
۱۱۔ یا کمی۔
۱۲۔ ورثہ یعنی بعض خیالات ورثہ سے ملتے ہیں اور بسا اوقات دوسرے تمام خیالات پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔

یہ بارہ ذریعے ہیں جن سے جہالت پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ دوسری چیز جس سے گناہ پیدا ہوتا ہے وہ صحبت کا اثر ہے۔ انسان کے اندر نقل کی طاقت رکھی گئی ہے۔ وہ اپنے اردگرد جو کچھ دیکھتا ہے۔ اُس کی نقل کرتا ہے اور اس کے نتائج پر غور نہیں کرتا۔ صحبت کا اثر زیادہ تر ماں باپ یا دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے، کھیلنے والوں کی طرف سے، اور استادوں کی طرف سے پڑتا ہے قومی رسوم سے جو اثر انسان پر پڑتا ہے وہ بھی اسی قسم میں شامل ہے

۳۔ گناہ کا ایک موجب غلط علم بھی ہے ایسی باتوں کو انسان علم سمجھ لیتا ہے جو علم نہیں ہوتیں۔ ایسے اصول پر عمل کرتا ہے جو غلط ہوتے ہیں۔

۴۔ گناہ کا ایک موجب عادت بھی ہے۔ باوجود اس کے کہ انسان سچائی سے واقف ہوتا ہے۔ مگر جب موقع آتا ہے تو اِس برائی سے بچ نہیں سکتا مثلاً جانتا ہے کہ شراب پینا برا ہے۔ اور ارادہ کرتا ہے کہ نہیں پیوں گا۔ لیکن باہر جاتا ہے۔ بادل آیا ہوتا ہے۔ ایک ایسی صحبت میں جا کر بیٹھتا ہے جہاں شراب اڑ رہی ہے۔ وہاں دوسرے کہتے ہیں، لو تم بھی پیو۔ تو اس نے جو نہ پینے کے متعلق ارادہ کیا تھا۔ وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۵۔ گناہ کا ایک موجب سستی اور غفلت ہے ایک بات کا علم ہوتا ہے عادت بھی نہیں ہوتی۔ مگر باوجود اس کے کام کرنے کی امنگ نہیں ہوتی۔ کہتا ہے۔ پھر کر لیں گے۔ اسی میں وقت گذر جاتا ہے۔ اور وہ برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا۔ ایک مخلص صحابی تھے جو جنگ کے لئے جانے کی تیاری کرنے کی بجائے اس خیال سے بیٹھے رہے کہ جب چاہوں گا چل پڑوں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لشکر کے ساتھ نہ جا سکے۔ غرض کبھی سستی سے بھی انسان گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسے انسان کے اندر یہ مادہ نہیں ہوتا کہ اسے مجبور کرے کہ اٹھو یہ کام کرو۔

(۶) گناہ کا ایک موجب عدم موازنہ بھی ہے یعنی یہ فیصلہ کرنے کی طاقت نہ رکھنا کہ یہ کام اچھا ہے یا وہ۔ یا یہ فلاں جذبہ کو کس حد تک کس سے استعمال کرنا چاہیے مثلاً محبت ایک اچھا جذبہ ہے لیکن ایک شخص بیوی سے زیادہ محبت کرے اور ماں سے کم۔ حالانکہ ماں کا اس پر احسان ہے۔ وہ اس کے عدم سے وجود میں لانے کا باعث ہوئی ہے۔ اور بیوی سے اس کا تعاون کا رشتہ ہے۔ وہ صرف اُس کی خواہشات کو پورا کرتی ہے۔

۷۔ گناہوں کا ایک موجب اس زمانہ کے خیالات کی مخفی رَو بھی ہے باقی امور کی میں نے تفصیل نہیں بیان کی۔ مگر اس کی بیان کروں گا۔ کیونکہ تفصیل کے بغیر آپ لوگ اسے سمجھ نہیں سکتے۔

بلا اس کے کہ کوئی تحریک کرے یا منوانے کے لئے دلیل دے جب کسی خیال کی رَو دنیا میں پھیلے گی تو وہ متاثر کرے گی۔ دس بدمعاشوں میں ایک اچھے انسان کو بٹھا دو۔ وہ بدمعاش خواہ دل میں بدی رکھیں اور اس پر ظاہر نہ کریں تو بھی اُس کے دل پر برائی کا اثر ہونا شروع ہو جائے گا۔

ایک دفعہ ایک سکھ لڑکا جسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) سے اخلاص تھا اس نے حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی معرفت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پیغام بھیجا کہ میرے دل میں کچھ دنوں سے دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جب حضرت امام جماعت الاول نے یہ بات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو سنائی تو آپ نے فرمایا اسے کہو کہ کالج میں جہاں اس کی سیٹ ہے اسے بدل لے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور بعد میں پتہ لگا جس دن سے اس نے سیٹ تبدیل کی اسی دن سے اس کے خیالات میں اصلاح ہونی شروع ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہونے کا سبب ایک دہریہ لڑکے کا قرب تھا بغیر اس کے کہ وہ لڑکا اپنے خیالات کو ظاہر کرتا اس کے دلی خیالات کا اثر اُس سکھ لڑکے پر پڑتا رہتا تھا۔

پس خیالات کی رَو ایسی چیز ہے کہ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور یہ بات قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ اس کی ایک مثال حیوانوں میں بڑی وضاحت کے ساتھ ملتی ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دو بلیاں آپس میں لڑنے لگتی ہیں لیکن تھوڑی دیر غوں غوں کرنے کے بعد ان میں سے ایک اپنی دم نیچی کر کے چلی جاتی ہے اور لڑائی نہیں ہوتی۔

اسی طرح شیروں کے متعلق تجربہ کیا گیا ہے۔ چار پانچ کو اکٹھا ایک جگہ چھوڑ دیا جائے تو ان میں سے جو سب سے زبردست ہو گا وہ کھڑا رہے گا اور باقی اپنی دُمیں نیچی کر کے ادھر ادھر سرک جائیں گے اس وقت اگر ان کے درمیان گوشت ڈالا جائے۔ تو صرف وہی کھائے گا جو زبردست ہو گا۔ اور باقی بغیر پنجہ مارے چپکے کھڑے رہیں گے۔

مسمریزم جو خیالات کی رُو سے ہی متاثر کرنے والا علم ہے اس کے متعلق میں ایک دفعہ تجربہ کر رہا تھا تاکہ اس علم کے ذریعے روحانیت پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب دیا جا سکے۔ اس وقت ہماری نانی اماں صاحبہ نے کہا یہ یونہی باتیں ہیں۔ یہ سامنے چڑیا بیٹھی ہے اسے پکڑ کر دکھا دو تو جانیں۔ چڑیا دو اڑھائی گز کے فاصلے پر بیٹھی تھی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے متاثر کیا اور اس کے پاس چلا گیا لیکن جب میں نے اسے پکڑنے کے لئے ہاتھ ڈالا تو چونکہ میرا ہاتھ میری اور اس کی آنکھوں کے درمیان آگیا اس لئے وہ ہاتھ سے نکل کر اڑ گئی۔

ایک سیاح لکھتا ہے میں نے جنگل میں دیکھا کہ ایک گلہری بے تحاشا دوڑ رہی ہے مگر دور نہیں جاتی۔ پھر پھر کر اسی جگہ آجاتی ہے۔ میں نے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک سانپ سر نکالے اس کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آخر وہ بالکل اس کے نزدیک چلی گئی اور سانپ اسے منہ میں ڈالنے ہی والا تھا کہ میں نے اس کو کوڑا مارا اور وہ بھاگ گیا۔ یہ سانپ کے خیالات کا ہی اثر تھا کہ گلہری بھاگ کر دور نہ جا سکی تھی اور آخر بالکل قریب آگئی۔

ایک اور سیاح لکھتا ہے افریقہ کے ایک جنگل میں میں نے دیکھا ایک پرندہ پھڑ پھڑا رہا ہے قریب جا کر دیکھا معلوم ہوا سانپ اس کی طرف نظر جمائے بیٹھا ہے۔ میں نے سانپ کو مار دیا بعد میں دیکھا کہ وہ جانور بھی اس خوف اور صدمہ سے کہ میں پکڑا جاؤں گا مرا پڑا تھا۔

انگلستان میں ایک اور طریق سے تجربہ کیا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک جنس کے دو کیڑے لائے گئے۔ ان میں سے ایک پانچ میل کے فاصلے پر رکھ دیا گیا۔ مگر وہ دوسرے کیڑے کے پاس خود بخود پہنچ گیا۔ یہ خیالات کی رَو کا ہی نتیجہ تھا۔

امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے چیونٹیوں کا گھر بنایا جسے چاروں طرف سے بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد دیکھا گیا کہ باہر کی طرف سے چیونٹیاں چمٹی ہوئی تھیں۔ جب اس کمرے کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ اسی جگہ چیونٹیاں چمٹی ہوئی تھیں جس طرف چیونٹیوں کا گھر تھا۔ پھر اسے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیا گیا اور چیونٹیاں ادھر ہی جا چمٹیں حالانکہ درمیان میں دیوار حائل تھی۔

ان واقعات سے ثابت ہے کہ خیالات

باقی صـ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام ۔ برائے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۴۸ء

اے احباب قادیان! خدا آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو بہترین فضلوں کا وارث بنائے ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ۔

میں آپ کی خدمت میں جلسہ سالانہ ۱۹۴۸ء کے مبارک اور تاریخی موقعہ پر اپنی طرف سے اور پاکستان کے جملہ احمدیوں کی طرف سے سلام کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

گذشتہ انقلابی فسادات کے بعد قادیان میں جماعت احمدیہ کا یہ دوسرا سالانہ جلسہ ہے اور طبعاً اس جلسے کا خیال جو دراصل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کے زمانے کی مقدس یادگار ہے ۔ ہمارے دلوں میں کئی قسم کے جذبات پیدا کر رہا ہے ۔ مگر ہم خدا کے فضل سے اہل ایمان ہیں ۔ اور ہر اہل ایمان کا یہ کام ہے کہ وہ جذبات کے ہیجان کو غم واندوہ اور مایوسی کے راستے کی طرف ڈالنے کی بجائے بیش از بیش قوت عمل میں منتقل کرنے کی کوشش کرے اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خواہ قادیان کی یاد کتنی ہی شدید ہو ۔ اور اس کی کشش کیسی ہی زبردست سمجھی جائے بہر حال جماعت کا سب سے مقدم کام اس غرض و غائت کو پورا کرنا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کے ساتھ وابستہ ہے ۔ اور میں اس موقعہ پر آپ لوگوں کو یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جہاں قادیان سے باہر آئے ہوئے احمدیوں کا یہ کام ہے کہ وہ فریضہ دعوت الی اللہ کے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ خدمت مرکز کے کام میں بھی کوشاں رہیں ۔ وہاں اہل قادیان کا یہ فرض ہے کہ وہ قادیان میں بظاہر قاعد بن کر بیٹھے ہوئے بھی اس مجاہدانہ مقصد کی طرف سے غافل نہ ہوں ۔ جس کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مبعوث کئے گئے ہیں ۔ گویا جماعت کے دونوں حصوں کو دونوں قسم کے فرائض کی طرف بیک وقت توجہ رکھنی چاہیئے ۔ گو زیادہ اہم مقصد بہر حال زیادہ توجہ کا حقدار ہے ۔ آپ لوگ یہ خیال نہ کریں کہ قادیان میں محصور ہو کر بیٹھے ہوئے آپ فریضہ دعوت الی اللہ کس طرح ادا کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ خدا نے صاحب ایمان کے لئے بہر حال میں کسی نہ کسی جہت سے ہر عمل صالح کا راستہ کھول رکھا ہے ۔ اور یقیناً اگر آپ چاہیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ ضرور چاہتے ہیں موجودہ وقت میں بھی ذیل کے تین طریق پر اپنے فریضہ سے عہدہ برآء ہو سکتے ہیں ۔

اول ۔ ان شریف مزاج اور سنجیدہ غیر مسلموں کو دعوت الی اللہ کرکے جو آپ کے ارد گرد رہتے ہیں ۔ یا آپ سے ملنے کے لئے آتے رہتے ہیں اور آپ یقین رکھیں کہ مظلوم اور بے بس انسان کی دعوت الی اللہ میں ہمیشہ زیادہ اثر ہوا کرتا ہے ۔

دوئم ۔ دینی اور اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ نمونہ قائم کرکے ۔ کیونکہ اچھا نمونہ ایسی چیز ہے جو دشمنوں تک کا دل موہ لیتا ہے ۔ اور بسا اوقات سیاسی لحاظ سے غالب انسان اخلاقی اور دینی لحاظ سے مغلوب ہو جایا کرتا ہے ۔

سوئم ۔ جماعت کی ترقی اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرکے کیونکہ جب اہل ایمان ظاہری اسباب کے لحاظ سے بے دست و پا ہو جاتا ہے ۔ تو خدا کا یہ ازلی قانون ہے کہ ایسے حالات میں اس کی دعا کی تاثیر ہمیشہ بڑھ جایا کرتی ہے ۔

پس یہ تین ایسے آسان اور موثر طریق ہیں جنہیں اختیار کرکے آپ قادیان کی موجودہ محصوریت کی زندگی میں بھی فریضہ دعوت الی اللہ ادا کر سکتے ہیں ۔ اور اپنی اہم ذمہ داری سے عہدہ برآء ہو سکتے ہیں ۔

آپ کو یہ نکتہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ جہاں ایک حد تک جسم اور روح ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور ایک کی طاقت دوسرے کی طاقت کا ذریعہ بنتی ہے وہاں یہ بھی خدا کا اٹل قانون ہے کہ ایک خاص حد کے بعد ان دونوں کے رستے جدا جدا ہو جاتے ہیں یعنی ایک خاص حد کے بعد جسم کی طاقت روح کی کمزوری اور جسم کی کمزوری روح کی طاقت کا ذریعہ بن جاتی ہے ۔ اسی لئے باوجود اس کے کہ دین حق میں رہبانیت یعنی تارک الدنیا ہونے کو ناجائز قرار دیا ہے وہاں اس نے بعض موقعوں پر ایک جزوی قسم کی رہبانیت کی اجازت بھی دی ہے ۔ بلکہ صرف اجازت ہی نہیں دی بلکہ اسے پسند کیا اور اس کی تحریک فرمائی ہے ۔ چنانچہ رمضان کے مہینے میں اعتکاف کا عشرہ اسی قسم کی جزوی رہبانیت کا منظر پیش کرتا ہے ۔ کہ جب انسان گویا دنیا کے تمام تعلقات سے کٹ کر خالصتاً روحانی فضا میں اپنا وقت گذارتا ہے اور ان ایام میں اس بات کے سوا اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا کہ اپنے جسم کو بھول کر روح کو روشن کرنے میں منہمک رہے اور ایک طرح سے اسی قسم کی کیفیت (۔) میں بھی پائی جاتی ہے ۔ جس میں انسان گویا اپنے مادی تعلقات کو کاٹ کر صرف خدا کے لئے یہ ایام گذارتا ہے اور اس قسم کا ماحول یقیناً روح کی ترقی اور اس کی بلندی اور اس کے جلاء کا موجب ہوتا ہے ۔ یہی کیفیت آپ کے لئے قادیان کی موجودہ زندگی نے پیدا کر دی ہے ۔ کیونکہ آج کل وہاں آپ اپنے بیوی بچوں سے جدا اپنے کاروبار سے کٹے ہوئے اپنے ہر قسم کے دنیوی تعلقات سے دور پھینکے ہوئے زندگی کے دن گذار رہے ہیں ۔ یہ زندگی یقیناً اپنے بعض پہلوؤں کے لحاظ سے جسم کے لئے تکلیف دہ ہو گی ۔ مگر آپ کو مبارک ہو کہ یہی زندگی آپ کی روحوں کے لئے ایک ایسے خوشگوار مرغزار کا حکم رکھتی ہے جہاں اہل ایمان کی روح گویا خوشی کے ساتھ کلیلیں بھرتی ہوئی فرشتوں کی رفاقت اور خدا کے سایہ میں اپنا وقت گذارتی ہے

گذشتہ سال کے غیر معمولی حادثات اور قیامت خیز انقلابات میں بھی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کا یہ ممتاز پہلو موجود ہے کہ باوجود اس کے کہ جماعت کے بیشتر حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا قادیان کے وہ خاص مقدس مقامات جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے براہ راست برکت حاصل کی ۔ یعنی بیت مبارک ، بیت اقصیٰ مینارہ ۔ بیت الدعا ۔ دار ۔ مقبرہ بہشتی وغیرہ وہ سب ابھی تک خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے قبضے میں ہیں ۔ اور آپ لوگوں کو ان کی خدمت کا شرف حاصل ہوا ہے ۔ اور اسی طرح جماعت کو یہ موقعہ میسر آگیا ہے کہ اس کا ایک حصہ باہر آکر دعوت الی اللہ کی جدوجہد میں مصروف ہے اور دوسرا حصہ مرکز میں بیٹھ کر مقدس مقامات کی خدمت بجا لا رہا ہے ۔ یہ وہ خصوصیت ہے جو مشرقی پنجاب کے کسی اور مقام کو حاصل نہیں ہوئی ۔ مگر اس خصوصیت کی قدر کو دوبالا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر حصہ اپنی خدمت کے مخصوص پہلو کے ساتھ ساتھ جہاں تک اس کے لئے ممکن ہو دوسرے پہلو کو بھی مد نظر رکھے ۔ یہ مت خیال کرو کہ ان فرائض کی ادائگی میں حکومت کی طرف سے کوئی روک ہو سکتی ہے ۔ دنیا کی کوئی متمدن حکومت فریضہ دعوت الی اللہ کی پر امن ادائیگی اور مقدس مقامات کی خدمت میں روک نہیں ہو سکتی ۔ یہ وہ بنیادی حقوق انسانی ہیں جسے حکومت ہند نے بھی اپنے بار بار کے اعلانوں میں صراحت کے ساتھ تسلیم کیا ہے ۔ لیکن بہر حال قرآن شریف کے اس سنہری اصول کو مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ انداز نصیحت کے طریق پر دعوت دو ۔ اور بحث اور مجادلہ کی صورت میں بھی پسندیدہ اصول کو نہ چھوڑو کیونکہ اس طرح تم فریق ثانی کے دل کی کھڑکیوں کو زیادہ آسانی کے ساتھ کھول سکو گے ۔ خدا کے فضل سے اب آہستہ آہستہ نارمل حالات پیدا ہو رہے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ حالات کے اس تغیر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں جو خدا نے ہم پر عائد کی ہیں ۔ باقی اگر کوئی فرد اب بھی آپ لوگوں کے ساتھ جاہلانہ انداز میں پیش آتا ہے تو اس کے لئے دین حق کی صاف صاف تعلیم موجود ہے کہ جب اہل ایمان کو جاہل لوگ خطاب کرتے ہیں تو وہ ان سے کہتے ہیں سلام ۔

قادیان کے جلسہ منعقدہ ۱۹۴۸ء کے لئے حضرت اماں جان اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے درج ذیل پیغام بھجوایا ۔

مجھے آپ کی طرف سے درخواست پہنچی ہے کہ میں قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کو کوئی پیغام بھیجوں ۔ سو میرا پیغام یہی ہے کہ میں آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں ۔ اور یقین رکھتی ہوں کہ آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے کہ ایک دوسرے کے متعلق اہل ایمان کا سب سے زیادہ مقدم فرض مقرر کیا گیا ہے ۔ آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ گذشتہ فسادات اور غیر معمولی حالات کے باوجود آپ کو خدا تعالیٰ نے قادیان میں

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون یسین

فلپائن میں امریکی اڈہ

کچھ عرصہ سے امریکی حکومت اور فلپائن کی حکومت نے آپس میں گفت و شنید کے ذریعے اس فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کی ہے کہ امریکہ کے فوجی اڈے جو ابھی تک فلپائن میں موجود ہیں انہیں کب تک توسیع دی جا سکتی ہے جہاں تک سوبک (SUBIC) کے بحری اڈے کا تعلق ہے امریکہ کی یہ کوشش تھی کہ کم از کم تین سال کی مدت ملنی چاہیئے لیکن یہ گفت و شنید ناکام ہو گئی۔ اور اب کہا جاتا ہے کہ فلپائن اس بات پر اصرار کریگا کہ امریکہ ایک سال کے اندر اندر اپنے اڈے ختم کر دے۔ اس سلسلے میں امریکی حکومت کو ایک نوٹس دیا جائے گا جس میں یہ کہا جائے گا کہ یہ اڈا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۲ء تک ختم ہو جانا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ فلپائن اور امریکہ کی حکومت جو اس وقت بہتر تعلقات کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان پر کوئی بُرا اثر پڑے گا۔ فلپائن کے حکام نے کہا ہے کہ بے شک ہم امریکہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ایک سال مزید ٹھہر سکتے ہیں اور اس کے بعد انہیں اپنا اڈہ اٹھا لینا چاہیئے لیکن ہمارے اور ان کے تعلقات کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ امریکہ نے فی الحال فلپائن کے اس فیصلہ کے متعلق کسی ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن اکینو نے اپنے اس فیصلے کا امریکہ کے سفیر فرینک رچرڈ سے ملاقات کے بعد اعلان کیا۔

تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ان کے قریبی تعلقات یقیناً متاثر ہوں گے۔ گذشتہ ستمبر میں فلپائن کی سینیٹ نے اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ دس سال کی میعاد مقرر کی جائے۔ اور مسز اکینو کو اس بات پر مجبور کر دیا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تین سال کا عرصہ دے۔ لیکن دونوں کا آپس میں جھگڑا ہوا اور وہ تین سال بھی قائم نہ رہے۔ امریکہ اس بات کی امید لگائے بیٹھا ہے کہ نئے انتخابات کے بعد جو حکومت بنے گی اس کے پاس اس معاہدے کے متعلق بہتر رنگ میں گفت و شنید ہو سکے گی یعنی ان کا یہ خیال ہے کہ نئی حکومت امریکہ کے اڈے قائم رکھنے کے لئے زیادہ وقت دینے کی طرف مائل ہو گی۔

ایک بندوق کی نیلامی

۱۹۶۳ء میں لی ہاروے آسوالڈ نے جان۔ ایف۔ کینیڈی کو گولی کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور جب لی ہاروے آسوالڈ کو گرفتار کیا گیا تو ایک شخص جیک روبی نامی نے اسے گولی کا نشانہ بنا کر ختم کر دیا۔

جس بندوق سے جیک روبی نے آسوالڈ کو ہلاک کیا تھا وہ اس نے ساڑھے باسٹھ ڈالر میں خریدی تھی۔ لیکن اب اس بندوق کو نیلام کیا گیا تو خریدنے والے نے دو لاکھ بیس ہزار ڈالر ادا کئے۔ جب یہ فروخت کی جا رہی تھی یہ منظر امریکہ میں ٹیلیویژن پر بھی دکھایا گیا۔ جس شخص نے یہ بندوق خریدی ہے۔ وہ نیو جرسی کا رہنے والا ہے۔ اور عام طور پر وہ بندوقیں اکٹھی کرتا ہے۔ لیکن اس نے یہ چاہا ہے کہ اس کا نام مخفی رکھا جائے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ بندوق نیلامی میں دو لاکھ سے تین لاکھ ڈالر تک کی بکے گی۔

جس نے لی۔ ہاروے۔ آسوالڈ کو ہلاک کیا تھا اسے گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور جب اسے جرم کی سزا سنائی تو بعد میں یہ فیصلہ ہوا کہ اس مقدمے کو دوبارہ سنا جائے۔ لیکن وہ ۱۹۶۶ء میں جیل ہی میں کینسر کے مرض سے ختم ہو گیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کینیڈی کی ہلاکت کو سرکاری حکام کی آپس میں چپقلش کا نتیجہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

تائیوان اور چین

تائیوان ایک لمبے عرصے سے چین سے الگ ہے۔ لیکن اب اس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ چین سے اپنے تعلقات کو بڑھائے گا۔ اور چین کے علاقے کو اپنی اقتصادیات بہتر بنانے کے لئے استعمال کرے گا۔ تائیوان نے اب یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے تو چین کے ساتھ بلا واسطہ تجارت سے کبھی انکار نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس بات سے انکار کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہاز یا بحری جہاز ایک دوسرے علاقے میں جا سکیں۔ جہاں تک ڈاک کا تعلق ہے ہماری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ چین کے ساتھ جاری رہنی چاہیئے۔

یہ ساری باتیں تائیوان کے صدر کی طرف منسوب کی گئی ہیں جو انہوں نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں البتہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا جب یہ ساری باتیں چین کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کے سلسلے میں کام میں لائی جا سکتی ہوں۔ یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ آخر کار تو ہم یہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن آج تک ہمارے حالات ایسے رہے ہیں کہ ہم ان میں سے کسی بات پر بھی عمل درآمد نہیں کر سکے۔

روسی بیلسٹک میزائل

امریکہ کے سیکرٹری دفاع نے کہا ہے کہ باوجود اس کے کہ سوویت یونین کا نظام کلیتہً ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ اور ان کی اقتصادی حالت ناگفتہ بہ ہے وہاں پر ابھی تک بلاسٹک میزائل تیار کیئے جا رہے ہیں۔ اور ان سب کا رخ امریکہ کی طرف ہے۔ یعنی امریکہ پر داغے جانے کے لیئے یہ میزائل بن بھی رہے ہیں۔ اور نصب بھی کیئے جا رہے ہیں۔ سیکرٹری موصوف نے کہا ہے۔ کہ یہ بات کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے اس بات کی کوئی تفصیل نہیں بتائی کہ یہ میزائل کہاں بن رہے ہیں۔ اور کس جگہ پر نصب کیئے جا رہے ہیں۔ البتہ انہوں نے کہا کہ اس صورت میں امریکیوں کے لئے یہ باور کرنا مشکل ہو جائے گا۔ کہ سوویت یونین کی موجودہ تشکیل پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ سیکرٹری موصوف نے روسی دولت مشترکہ کے نئے رہنماؤں کی توجہ اس طرف دلائی۔ اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے وسائل کو فوجی ضروریات سے ہٹا کر کسی اور مفید کام پر لگائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات سے خوش ہیں۔ کہ روس میں ایک ایسا شخص موجود ہے۔ جسے جمہوری انداز میں منتخب کیا گیا تھا۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

ٹھہرنے اور وہاں کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور خدمت بجالانے کی توفیق دے رکھی ہے۔ میں یقین رکھتی ہوں کہ آپ لوگوں کی یہ خدمت خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہو گی اور احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے خاص یادگار رہے گی۔

میں ۱۸۸۴ء میں بیاہی جا کر قادیان میں آئی اور پھر خدا کی مشیت کے تحت مجھے ۱۹۴۷ء میں قادیان سے باہر آنا پڑا۔ اب میری عمر ۸۰ سال سے اوپر ہے اور میں نہیں کہہ سکتی کہ خدائی تقدیر میں آئندہ کیا مقدر ہے۔ مگر بہر حال میں اپنے خدا کی ہر تقدیر پر راضی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ خواہ درمیانی امتحان کوئی صورت اختیار کرے قادیان (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) جماعت کو ضرور واپس ملے گا۔ مگر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو موجودہ امتحان کو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ برداشت کر کے اعلیٰ نمونہ قائم کریں گے

چند دنوں سے قادیان مجھے خاص طور پر زیادہ یاد آ رہا ہے۔ شائد اس میں جلسہ سالانہ کی آمد آمد کی یاد کا پرتو ہو یا آپ لوگوں کی اس دلی خواہش کا مخفی اثر ہو کہ میں آپ کے لیئے اس موقعہ پر کوئی پیغام لکھ کر بھجواؤں۔

میری سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ جماعت ایمان اور اخلاص اور قربانی اور عمل صالح میں ترقی کرے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کی خواہش اور دعا کے مطابق میری جسمانی اور روحانی اولاد کا بھی اس ترقی میں وافر حصہ ہو۔

آپ لوگ اس وقت ایسے ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں کہ جو خالصتاً روحانی ماحول کا رنگ رکھتا ہے۔ آپ کو یہ ایام خصوصیت کے ساتھ دعاؤں اور نوافل میں گزارنے چاہئیں اور عمل صالح اور باہم اخوت و اتحاد اور سلسلے کے لیئے وہ نمونہ قائم کرنا چاہیئے جو ( ) کی یاد زندہ کرنے والا ہو خدا کرے ایسا ہی ہو۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

دستخط ام محمود
رتن باغ لاہور
۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء

بقیہ: ص۳ سے آگے

کی رو ایک زبردست طاقت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ جب آپؐ کسی مجلس میں بیٹھتے تو ستر بار استغفار پڑھتے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ڈرتے تھے۔ کہ آپؐ گندے نہ ہو جائیں لیکن یہ ضرور ہے کہ نبی گندگی کے پاس آنا بھی پسند نہیں کرتے اس لئے آپؐ بھی استغفار پڑھتے تھے۔ کہ گندگی دور ہی رہے۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں جو خود گندے نہیں ہوتے مگر دوسروں کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ پس آپؐ اس لئے بھی استغفار پڑھتے تھے کہ ان پر کسی گندگی کا اثر نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

منصفِ اعظم

مُنصف اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصنفہ ملک محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ کچھ عرصہ ہوا حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ "اگر وہ واقعی امنِ عالم کے خواہاں ہیں تو جیساکہ میں نے ان کو مشورہ دیا ہے وہ انصاف پہ قائم ہوکر اسلامی انصاف پر قائم ہوکر جو نہ مشرق جانتا ہے نہ مغرب نہ شمال اور جنوب کی تقسیم سے واقف ہے۔ بلکہ محض اللہ کو پیش نظر رکھ کر نظریہ انصاف پیش کرتا ہے۔ اس اسلامی انصاف پر قائم رہ کر اگر یہ اپنے تنازعات کو حل کرنے یا دنیا کے تنازعات اور جھگڑوں کو حل کرنے کی کوشش کریں گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کو امن نصیب ہو سکتا ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ شفقت سے یہ امن نصیب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایک ہی نبی ہے جس کو رحمت للعالمین قرار دیا گیا ہے۔ پس جیسے خدا نے سب دنیا کی قوموں اور سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے سامنے جب تک تم دستِ سوال نہیں بڑھاتے۔ جب تک اس سے فیض نہیں پاتے تم دنیا کو امن نہیں عطا کر سکتے۔ اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کو ایک عالمگیر جہاد شروع کر دینا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔"

ہم سمجھتے ہیں کہ اسی سعیٔ مسلسل کے ارادے کا ایک اظہار مکرم ملک محمد سلیم صاحب کی تصنیف "مُنصف اعظم صلی اللہ علیہ وسلم" کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ کون نہیں جانتا اور کسی کو اس بات کا شدت سے احساس نہیں کہ اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت انصاف کی ہے۔ چھوٹے اور بڑے غریب اور امیر، محکوم اور حاکم، سب کو سب سے زیادہ ضرورت زندگی کے معتدل طریق پر بسر کرنے کے لئے عدل کی ہے۔

یہ عدل کہاں سے مل سکتا ہے اور کس طرح مل سکتا ہے۔ یہ تفصیل معلوم کرنے کے لئے مکرم محمد سلیم صاحب کی تصنیف "منصف اعظم" مطالعہ کے لائق ہے۔ آپ پیش لفظ میں لکھتے ہیں "عدل: اس مادہ کے بنیادی معنی ہیں دونوں طرفوں کا مساوی ہونا۔ افراط و تفریط کمی بیشی سے بچتے ہوئے درمیانی راستے کو اختیار کرنے کو اعتدال کہا جاتا ہے۔

عدل وانصاف کے لئے قرآن کریم میں دوسرا لفظ قسط بھی آیا ہے۔ عدل اور قسط ہم معنی ہیں۔ لیکن معمولی فرق بھی ہے۔ دو آدمیوں میں مساوی سلوک کیا جائے تو یہ عدل کہلائے گا۔ جب کہ قسط میں دوسرے کے ساتھ تقابل ہوتا ہے یعنی قسط کے معنی ہیں کسی کے حقوق وواجبات کو پورا پورا ادا کرنا۔ اس میں کمی بیشی نہ کرنا۔ عدل اور قسط دونوں الفاظ اضداد میں سے ہیں۔ قرآن مجید نے عدل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ دشمن کے ساتھ بھی عدل کرو۔ شہادت کو اللہ کے لئے قسط کے ساتھ ادا کرو۔ انصاف کے ساتھ ناپ تول پورے کرو۔ کسی قریبی کے متعلق بھی بات کرو تو انصاف سے کام لو لین دین کے معاملات کو ضبط تحریر میں لایا کرو یہ خدا کے نزدیک اقسط ہے۔ اور کاتب کو چاہیئے کہ عدل کے ساتھ دستاویز تحریر کرے۔ فریقین میں عدل کے ساتھ صلح کراؤ۔ اور ان میں قسط قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ قسط قائم کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اگر آپ سوسائٹی میں اکیلے رہ جانے والے بچوں میں۔ جوان لڑکیوں بیوہ خواتین کے حقوق کے پوری طرح ادا کرنے کی صورت نہ دیکھو تو پھر ان میں سے کسی عورت سے نکاح کر لو۔ دو تین چار تک شادیاں کر سکتے ہو۔ لیکن اگر ڈر محسوس کرو کہ ان کے ساتھ عدل وانصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی شادی کرو۔ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے وقت ہمیشہ عدل کے ساتھ فیصلے کرو۔ خدا عدل واحسان کا حکم دیتا ہے۔ یتیموں کے ساتھ قسط کا سلوک کرو۔ اے رسول ان سے کہہ دو میرے پروردگار نے قسط کا حکم دیا ہے۔ کائنات میزان کے باعث قائم ہے تم بھی اسے زیر و زبر نہ کرو بلکہ اسے قسط کے ساتھ قائم رکھو لڑائی میں بھی دشمن سے ناانصافی نہ کرو۔ قانون کا اطلاق پچھلی تاریخوں سے نہیں ہوتا۔ بلکہ جس روز وہ نافذ کیا جاتا ہے اس روز سے ہوتا ہے۔ جرم کی سزا اس کے مطابق ہوگی۔ زیادہ نہیں کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ روز کفارہ اہل ایمان ظلم یا ہضم کے خوف سے محفوظ رہیں گے۔ (ہضم اجر اور بدلے میں کمی اور ظلم سزا میں زیادتی) فیصلہ عادل سے کرانا چاہیئے۔ عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والا اور جسے کوئی قدرت حاصل نہیں مساوی نہیں ہو سکتے۔

انسانی پیدائش میں خدا نے اعتدال کا لحاظ رکھا قیامت میں قسط کے ساتھ میزان کھڑی کی جائے گی۔

اگلے صفحات میں اسی تعلیم کا ذکر ہے جو ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی خداوندی کی روشنی میں عدل و احسان کے ضمن میں عطا فرمائی۔ جو ہر لحاظ سے کامل اور اکمل واتم اور قیامت تک زندہ تعلیم ہے"۔

مکرم سلیم صاحب کہتے ہیں کہ امید ہے اس کتاب کی اشاعت سے احباب جماعت کو بہت سارے تنازعات و خصومات ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ ملک صاحب نے مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت ربوہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے اس کتاب کو بہتر بنانے میں آپ کی رہنمائی اور مدد فرمائی ہے۔ اسی طرح مکرم برادرم علی حیدر اوپل مربی سلسلہ لاہور کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے پروف ریڈنگ میں تعاون فرمایا۔

اگرچہ کتاب کی ضخامت تو کچھ زیادہ نہیں ۱۲۸، صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے اس میں بہت سا علم سمو دیا گیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کے قارئین اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اور جیساکہ ملک صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اگر کہیں کوئی تنازعہ کھڑا ہو گا تو اس کتاب کی روشنی میں اسے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہم مکرم ملک محمد سلیم صاحب شاہد کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ آپ نے اس مختصر سی کتاب میں اس قدر زیادہ اور اتنی اہم باتوں کا ذکر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

(ن۔س)

فرید احمد تبسم مربی سلسلہ

شاہراہ قراقرم (ریشم)

یہ سڑک راولپنڈی سے درہ خنجراب تک بنائی گئی ہے۔ اس کی تکمیل سے قبل شمالی علاقہ جات کے عوام الناس بے شمار مسائل میں گھرے ہوئے تھے اور کئی قسم کی تکالیف سے ان کو واسطہ تھا۔

اس سڑک کی تعمیر سے قبل شمالی علاقہ جات کا رابطہ پنجاب سے صرف ہوائی جہاز کا تھا۔ اس سڑک کی تعمیر سے قبل سفر کرنا موت کو آواز دینے کے برابر تھا۔ کیونکہ راستہ کچا تھا۔ اور جگہ جگہ سے شکستہ اور خراب ہونے کی وجہ سے سفر شدید تکالیف میں گذرتا تھا۔ ۵ گھنٹے کا سفر ۱۸، ۲۰ گھنٹوں میں طے ہوتا تھا اور بعض اوقات مسافر حادثے کا شکار ہو جایا کرتے تھے اور ہزاروں فٹ کی بلندی سے گرنے کی وجہ سے لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات جیپ کے دریا میں گرنے کی وجہ سے لاشوں کا پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔ لاشیں دریائے سندھ کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی موجوں کا نوالہ بن جاتی تھیں۔

یہ مسلّمہ بات ہے کہ سڑکیں قومی زندگی اور باہمی یکجہتی و یگانگت کے لیئے شہ رگ کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور یہ علاقے جہاں سڑک بنائی گئی ہے۔ چین جیسے عظیم دوست ملک کے ساتھ ہونے کی وجہ سے پاکستانی معیشت میں عظیم انقلاب پیدا کر سکتی تھی۔

چنانچہ حکومت پاکستان نے ہمسایہ ملک چین کے ماہر کاریگروں کی مدد سے اس سڑک کو مکمل کیا۔ چینی انجینئروں اور پاکستانی فوج کے معماروں نے سنگلاخ پہاڑوں کے سینوں کو چیر کر ۹ درجے کی سڑک بنائی۔

شاہراہ قراقرم کی تعمیر سے قبل سکردو گلگت اور راولپنڈی کے درمیان واحد زمینی راستہ درّہ بابوسر (بلندی ۱۳۵۸۰ فٹ) تھا۔ جو صرف گرمیوں کے تین یا چار ماہ کے لیئے کھلا رہتا تھا۔ اور پھر برف باری کی وجہ سے یہ راستہ استعمال کے قابل نہ ہوتا۔ اس مختصر عرصہ میں تجارت پیشہ لوگ اور حکومتی ادارے زیادہ سے زیادہ مال و اسباب گلگت پہنچانے کی کوشش کرتے تاکہ گلگت سے سکردو اور دوسرے مقامات تک پہنچایا جا سکے اور سال بھر کے لیئے لوگوں کی ضروریات زندگی پوری کر سکے۔

اس سڑک کو تعمیر کرنے والے نوجوانوں اور انجینئرز نے دو سو ٹن وزنی بلڈوزرز، کمپریسر مشینیں اور تعمیراتی کاموں میں استعمال ہونے والا بھاری سامان ان پُر خطر اور مہیب جگہوں پر پہنچا کر عقل انسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے اور حضرت انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ یہ کس طرح ہوا؟ اس سڑک کا پرانا نام "شاہراہ ریشم" تھا۔ مارکو پولو اور البیرونی اپنی تصانیف میں اس راستے کی معاشی اور سیاسی اہمیت کا ذکر صدیوں پہلے کر چکے ہیں۔ چینی قافلے اس راستہ سے چینی کے برتن، چائے اور ریشمی کپڑا برصغیر، ایران، ترکی اور یورپ برآمد کرتے رہے ہیں۔ اس کے بدلے ہاتھی دانت اور دوسرے سنہرے زیورات کی درآمد کا سلسلہ ایک طویل عرصہ جاری رہا۔ یہ سڑک کم و بیش عرصۂ ۲۰ سال میں مکمل ہوئی۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۹۰۶ کارکن جاں بحق ہوئے۔ اور ۱۳۱۴ زخمی یا مستقل طور پر معذور ہوئے لیکن غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد ۲۵۰۰ سے بھی زائد بتائی جاتی ہے۔ اس نئے عجوبہ کی تکمیل کے بعد پاک چین دوستی کا آغاز ایک نئے دور سے ہوتا ہے۔ اب شاہراہ ریشم نہ صرف آپس میں (چین مابین پاکستان) تجارتی فوائد دے رہی ہے۔ بلکہ گلگت، سکردو اور دوسرے علاقہ جات کو ایک نئی زندگی مل چکی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی چیز گلگت سے مل جاتی ہے۔ حکومت اس سڑک کے ذریعہ سے لاکھوں کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اس سڑک کے وجود سے سیاح کثرت سے آنے لگے ہیں۔ جب کہ اس کی تعمیر سے قبل سیاحوں کو بھی کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

یہ خوبصورت قدرت کا آٹھواں عجوبہ راولپنڈی سے شروع ہوتا ہے۔ حویلیاں، ایبٹ آباد، مانسہرہ اور بشام کے خوبصورت سرسبز و شاداب راستہ سے ہوتا ہوا گلگت پہنچتا ہے۔ وہاں سے درہ خنجراب تک پہنچتا ہے۔ ایک طرف بلند و قامت پہاڑ ہیں۔ جب کہ دوسری طرف ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریائے سندھ ہے۔ سڑک ڈبل ہے۔ مخالف اطراف سے آنے والی ٹریفک کو مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ بڑے آرام سے گزر جاتی ہے۔ یہ راستہ سارا سال کھلا رہتا ہے۔ سیاح اس راستہ سے کافی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ تصاویر کھینچتے ہیں۔ قدرت کے دلکش نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ سڑک آپ کو بھی دعوت دیتی ہے۔ کہ آپ اس پر سفر کریں اور خدا تعالیٰ کے عجائبات دیکھیں اور اس کے حضور سجدہ شکر بجا لائیں۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

مکرم قمر احمد صاحب عامر درجہ مبشر جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم صوبیدار میجر عبد الحمید صاحب دار الیمن شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ الحی نگہت صاحبہ بنت مکرم ملک محمد اعظم صاحب دار العلوم غربی بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بمقام قادیان مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو اعلان فرمایا۔

احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

اعلان ولادت

مکرم خالد محمود صاحب عامر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فہد محمود رکھا ہے۔ نومولود مکرم عبد الرحیم صاحب ساقی سیکرٹری مال گلبرگ لاہور کا پوتا اور چوہدری نذیر احمد صاحب نسیم ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ بھلوال کا نواسہ ہے۔

احباب سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ضیاء الحق صاحب ابن مکرم حافظ عبد الحق صاحب ساکن میڑا ضلع سرگودھا لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں

○ مکرم محمد رشید صاحب قریشی آف لاہور بعارضہ فالج عرصہ چھ ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ دائیں ہاتھ اور ٹانگ پوری طرح کام نہیں کرتے۔

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی اہلیہ محترمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کو کینیڈا میں گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم چوہدری ریاض احمد کافی عرصہ سے عارضہ جگر میں مبتلا ہیں۔

احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

۲۰ اور ۲۱ دسمبر ۱۹۹۱ء کی درمیانی شب ساہیوال سے لاہور جاتے ہوئے اوکاڑہ کے قریب ویگن کے حادثہ میں درج ذیل احباب شدید زخمی ہو گئے قاضی عبد الرشید صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ و بیٹا ظفر محمود صاحب مکرم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب کے فرزند محترم عطاء الرحمن (کراچی) کو بھی سر میں شدید چوٹیں آئیں جس کی وجہ سے چار پانچ ٹانکے لگے۔ محترم قاضی عبد الرشید صاحب کی اہلیہ محترمہ کی ٹانگ میں دو جگہ پر فریکچر ہو گیا۔

احباب کرام کی خدمت میں ان زخمی احباب کی مکمل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحۂ ارتحال

• مکرم سجاد احمد صاحب عزیز سابق مربی فجی اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مشتاق احمد خالد سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ چند ماہ شدید بیمار رہنے کے بعد ہالینڈ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ۱۵ سال سے زائد عرصہ فضل عمر ہسپتال میں بطور ہیڈ کیشیئر خدمات سر انجام دیں۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جنازہ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء بوقت ۲ بجے دار الضیافت پہنچے گا۔

○ محترمہ سیدہ ولایت بیگم صاحبہ اہلیہ سید بہار شاہ صاحب سکنہ پنڈوری ضلع جہلم۔ حال شکور پارک ربوہ جو کہ موصیہ تھیں ۹۰ سال کی عمر میں مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئیں ان کی نماز جنازہ البیت الاقصیٰ میں بعد نماز جمعہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے پڑھائی اور اسی روز تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم میاں عبد المنان صاحب (والد محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان) نے دعا کروائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔

اعلان گمشدگی

○ ایک دوست کا بیگ لاہور سے ربوہ آتے ہوئے گم ہو گیا ہے جس کسی کو ملے وہ دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں

○ ایک صاحب کے ایکسرے کے کاغذات ربوہ میں گم ہو گئے ہیں جس کسی کو ملیں وہ دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار نے پتہ میں تبدیلی یا درستی کروانا ہو تو اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ پتہ صاف ہونا چاہیئے تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ نیز اپنے ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی آگاہ فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

برطانیہ۔ غریب گھرانے

برطانیہ کی لیبر پارٹی جو اس وقت حزب اختلاف ہے نے اپنے ایک سروے کے مطابق بتایا ہے کہ وہاں ۲۵ فی صد نوزائیدہ بچے ایسے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کی گذر بسر صرف سوشل سیکورٹی پر ہوتی ہے۔ یا ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو بہت کم آمدنی والے خاندانوں میں شمار کیئے جا سکتے ہیں۔ لیبر پارٹی نے ۷۶۰۰۰۰ بچوں کی ۱۹۹۰-۹۱ء میں پیدائش کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ ان میں سے ۱۸۹۰۰۰ بچے ایسے ہیں جن کی ماؤں کو بچے کی پیدائش پر سو پونڈ زچگی الاؤنس دیا گیا۔ اور یہ ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ جن کی آمدنی ان کے اخراجات کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ۲۴٫۴ فی صد بچے انتہائی غریب گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اسی قسم کے بہت سے خاندان ایسے بھی ہونگے جو اس سروے میں اس لیئے شامل نہیں ہو سکے کہ وہ اپنی عزت نفس کو قائم رکھنے کے لیئے اس قسم کے مطالبے نہیں کرتے۔ اس سے پہلے ایسی ماؤں کو ۲۸۷ پونڈ دیئے جاتے تھے۔ اب ۱۹۸۷ء سے یہ رقم کم کی جا چکی ہے۔ لیبر پارٹی کے شیڈو سوشل سیکورٹی سیکرٹری نے کہا ہے۔ کہ حکومت اس سال کرسمس کے موقعہ پر پیدا ہونے والے بچوں کو زندگی کا کوئی بہتر اعزاز پیش کرنے سے قاصر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ فنانس کارپوریشنوں کے متعدد بڑے کھاتہ داروں نے ۶ سے سات ارب روپے کی مالیت کے اپنے کلیم جمع نہیں کروائے۔ شبہ ہے کہ یہ رقم کالا دھن تھی یا کسی اور ناجائز ذریعے سے جمع کی گئی تھی۔ ڈوبنے والی رقوم ۱۵، ۱۶ ارب کی تھیں جب کہ کلیم صرف ۸ ارب کے داخل کروائے گئے ہیں۔ حکومت کے خصوصی سیل نے ۴۱ کروڑ روپے کی ایسی جائیداد کا بھی پتہ لگایا ہے جو حکومت یا عدالتی کمیشن سے چھپائی گئی تھیں۔

○ وزیراعظم نے سندھ پولیس کے کرپٹ اہلکاروں کی مکمل صفائی کا حکم دے دیا ہے۔ کراچی کے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں وزیراعظم کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کراچی کے سی آئی اے سنٹر کی کارکردگی بھی زیر بحث آئی۔ وزیراعظم نے کہا کہ سندھ پولیس کا کوئی ونگ متوازی طاقت نہیں بننا چاہیئے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ وینا حیات کیس سندھ کی انتظامیہ اور پولیس کے لئے چیلنج ہے انہوں نے کہا کہ ستم رسیدہ وینا کی طرف سے تفتیش میں تعاون نہ کرنے کے باوجود مجرموں کو بے نقاب کرنے کی کوششیں جاری رکھی جائیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ انہیں پتہ چلا ہے کہ حکومت ایک نجی بنک کے ذریعہ شرعی عدالت کے سود کے خلاف دیئے گئے فیصلے کو تبدیل کرانے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو بنک بھی ایسا قدم اٹھائے قوم کو اس سے لین دین ختم کر دینا چاہیئے۔

○ جنوبی کوریا کی فرم نے پاکستان میں سڑکیں بنانے کا ٹھیکہ حاصل کر لیا ہے۔ ڈائیوو کارپوریشن نامی یہ کمپنی اسلام آباد کو لاہور سے ملانے والی ۳۴۰ کلو میٹر لمبی سڑک ۹۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر میں بنائے گی۔

○ گریڈ ۱۷ سے ۲۲ تک کے تمام سرکاری افسروں سے گوشوارے طلب کر لئے گئے ہیں۔

○ واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل زاہد علی اکبر نے کہا ہے کہ میں نے کسی سے معافی نہیں مانگی۔ اگر حکومت کہے گی تو اپنا عہدہ دوبارہ سنبھال لوں گا۔

○ محکمہ خوراک پنجاب میں کروڑوں روپے کا غبن کیا گیا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے وزیر خوراک کو طلب کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈویژنل افسران نے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے غبن کی رقم کو معاف کرا دیا۔

○ ملاوٹ کے خلاف حکومت کی مہم کے جواب میں تاجروں اور خوردہ فروشوں نے سارے ملک میں ہڑتال کر دی ہے سرکاری مہم کی تشہیر کے بعد "بڑی مچھلیاں" غائب ہو گئی ہیں۔ سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ ملاوٹ کرنے والوں نے مال چھپا دیا ہے اس کے علاوہ مارکیٹ میں اشیائے صرف کی سپلائی بھی کم ہو گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی وزیراعظم اور وزیر داخلہ سمیت چار ارکین اسمبلی کے خلاف آئینی ریفرنس دائر کرے گی۔

○ ۶ اور ۷ جنوری کی درمیانی رات وادی کوئٹہ میں درمیانی درجے کا زلزلہ آیا جس کی شدت ۴ درجے تھی۔

○ برطانیہ کے وزیر داخلہ اور برطانوی دارالامراء کا ایک وفد پاکستان کے دورے پر آ رہے ہیں۔

○ انسداد ملاوٹ کی مہم کے دوران راولپنڈی میں خوردنی تیل کے ایک کارخانے پر چھاپہ مار کر ناقص تیل پکڑ لیا گیا۔ اس کارخانے کا کوئی نام یا بورڈ نہ تھا اور یہ تیل پکوڑے سموسے بنانے والے لے جاتے تھے۔

○ سکھر اور لاڑکانہ میں ڈاکوؤں نے ۱۸ افراد کو اغوا کر لیا مزاحمت کرنے پر ایک شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ وہ قومی اسمبلی کی کارروائی براہ راست نشر کرنے کے لئے پاکستان ٹیلی ویژن کو اجازت دے چکے ہیں۔ اب پی ٹی وی کا کام ہے کہ وہ انتظامات مکمل کرے۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بارہ فلسطینیوں کو بے دخل کرنے کے اسرائیلی فیصلے کی مذمت کی ہے۔ ۱۵ رکنی سلامتی کونسل نے اپنی قرارداد میں اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ ایسی کارروائیاں بند کر دے فلسطینیوں نے اس قرارداد پر مثبت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ تاہم ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہے کہ آیا وہ واشنگٹن امن کانفرنس میں شامل ہوں گے یا نہیں۔ اس سے پہلے فلسطینی لیڈر مسٹر یاسر عرفات نے کہا تھا۔ کہ فلسطینی اس وقت تک مذاکرات میں شامل نہیں ہوں گے۔ جب تک اسرائیل اپنا فیصلہ واپس نہیں لے لیتا۔

○ گزشتہ ۴ سال کے دوران مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل ۶۶ افراد کو بے دخل کر چکا ہے۔

○ غزہ اور یروشلم میں ۱۲ فلسطینیوں کی بے دخلی کے خلاف مظاہرے کیئے گئے۔

○ جارجیا کے صدر گیمسا خوردیا نے ہمسایہ ریاست آرمینیا میں پناہ حاصل کر لی ہے۔ وہ پارلیمنٹ کے گرد مخالفین کا محاصرہ توڑ کر فرار ہو گئے۔ پہلے خبر ملی تھی کہ ان کو سرحد کے قریب سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لیکن اب پتہ چلا ہے کہ ان کو آرمینیا کی حکومت نے پناہ دے دی ہے۔

حبوب مفید اٹھراء — **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۳۴
چھوٹی شیشی : ۱۶ روپے ، بڑی شیشی ۴۸ روپے

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں :-

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWITH COURSE	۳۰/-
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
۵۔ بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور : کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی : شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور : ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ : ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدرآباد : ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ : کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
فون ۶۷۱ ، ۶۰۶

خارش ہر قسم گرمی ، گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی ، مالیخولیا ، بواسیر ، اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج